سوال

(128)اذان کے بعد لوگوں کو نماز کےلیے بلانا؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

چند دوست ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے کہ اذان شروع ہوگئی۔ اذان کے بعد ان میں سے کچھ لوگ نماز کےلیے اٹھے تو انہوں نے باقی دوستوں کو بھی نماز ادا کرنے کا کہا، توانہوں نے جواب دیا، کہ اذان ہوجانے کے بعد نماز پڑھنے کی تلقین نہیں کی جاسکتی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے اصول کے مطابق نماز کی تلقین کرنا چاہیے۔ اس کی کوئی ممانعت شریعت مطہرہ میں موجود نہیں بلکہ اگر اسلامی حکومت ہو تو ان پر سختی بھی کی جاسکتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلے میں ایک دفعہ فرمایا:

(وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْتَطَب، ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلاةِ فَيُؤَذَّنَ بِهَا، ثُمَّ آمُرَ رَجُلا فَيَؤُمَّ النَّاسَ، ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ) (بخاري، الاذان، وجوب صلوة الجماعة، ح: 644، مسلم، المساجد، فضل صلوٰة الجماعة، ح: 651)

''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں نے ارادہ کیا کہ میں لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں۔ پھر اذان کہلواؤں اور کسی شخص کو لوگوں کی امامت کےلیے کہوں، پھر ان لوگوں کے گھر جلادوں جو نماز (جماعت) میں حاضر نہیں ہوتے۔''

نماز کے وقت پر انفرادی دعوت پر استدلال ان روایات سے بھی ہوسکتا ہے جن میں یہ آتا ہے، کہ نماز کے وقت بلال رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا کرتے تھے جیسا کہ (یاتیہ المؤذن للصلاة بخاري، الوتر، ماجاء في الوتر، ح: 994) کے الفاظ سے عیاں ہوتا ہے۔

البتہ بلانے کا انداز اذان سے مشابہ نہیں ہونا چاہیے۔ (جس طرح آج کل بعض جگہوں پر اذان دینے کے بعد نمازیوں کو لاؤڈ سپیکر پر آوازیں دی جاتی ہیں) کیونکہ اس سے اذان کی اہمیت کم ہوتی ہے۔ ابن ابی شیبہ نے مجاہد سے روایت کیا ہے، کہ جب عمر رضی اللہ عنہ مکہ میں آئے، تو ابو محذورہ رضی اللہ عنہ اذان کہہ کر انہیں بلانے کےلیے آئے اور کہا:

"الصلوة یاامیر المؤمنین! حی علی الصلاة حی علی الفلاح"

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خرابی ہو تیری! تو دیوانہ ہے؟ کیا اذان کا بلانا کافی نہ تھا؟

(مصنف ابن ابی شیبہ 350/1، ح: 3534، نوٹ: امام مجاہد کا عمر رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں۔ محمد ارشد کمال)

اسی سے ملتی جلتی وہ ضعیف روایت بھی ہے جو موطا امام مالک، الصلوۃ، ما جاء فی النداء للصلوۃ (ح: 156) میں ہے کہ موذن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس نماز فجر کی اطلاع دینے آیا، تو انہوں نے دیکھا کہ وہ نیند کر رہے ہیں، تو موذن نے کہا:

"الصلوٰۃ خیر من النوم"

اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے اسے حکم دیا کہ وہ اسے صبح کی اذان میں کہے۔

مطلب یہ ہے کہ ان کلمات کو اِن کے اصل موقع و محل پر کہا جائے نہ کہ سوئے ہوئے آدمی کے پاس جا کر اسے جگانے کے لیے یہ کلمات کہے جائیں۔ الصلوٰۃ خیر من النوم اذان میں دوبار پڑھنے کی تعلیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی، جس موقع پر انہیں پڑھنے کی تعلیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دی انہیں اسی موقع پر پڑھنا چاہیئے۔ غالبا عمر رضی اللہ عنہ کی یہی منشاء تھی۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ افکارِ اسلامی

اذان و نماز، صفحہ: 351

محدث فتویٰ